نہ لا دو کبھی یاس کی گفتگو ✿ کہ قرآن میں آیا ہے لا تقنطوا

پیغامبر

جلد ۲ | ۲۱/ اپریل ۱۹۷۹ء | شمارہ ۴

صدر ضیاء نے قوم سے عہد پورا کر دیا، سیاسی حلقوں کا ردِعمل

مختلف سیاسی راہنماؤں کی طرف سے انتخابات کی تاریخ کے اعلان کا خیر مقدم

اصغر خان، عباسی، اشرف، ظفر، قاسم وغیرہ کے بیانات

سیاسی حلقوں نے صدر ضیاء الحق کی طرف سے انتخابات کے انعقاد کے لئے ۱۷ نومبر کی تاریخ کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔

ایئر مارشل اصغر خان تحریک استقلال کے سربراہ ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خان نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا ہے جس میں انہوں نے ملک میں عام انتخابات کیلئے ۱۷ نومبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔ جناب اصغر خان نے کہا ہے کہ یہ بالکل صحیح اقدام ہے ...

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۷

پاکستان کے خلاف افغانستان کی شدید گولہ باری

پاکستانی عوام قومی عزت اور وقار کا سودا نہیں کر سکتے

امریکہ نے پاکستان کے بارے میں افسوسناک رویہ اختیار کیا ہے

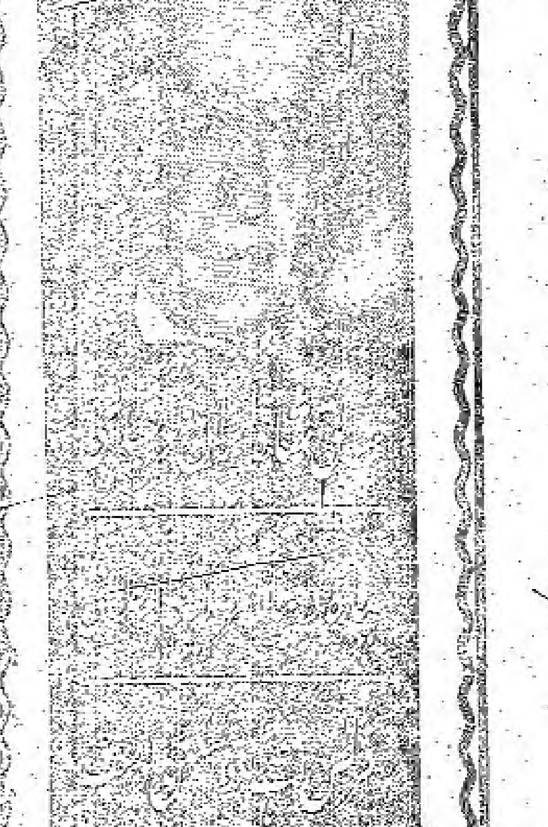
امریکی امداد بند ہونے پر شیر باز مزاری اور مشیر پیش امام کا ردِعمل

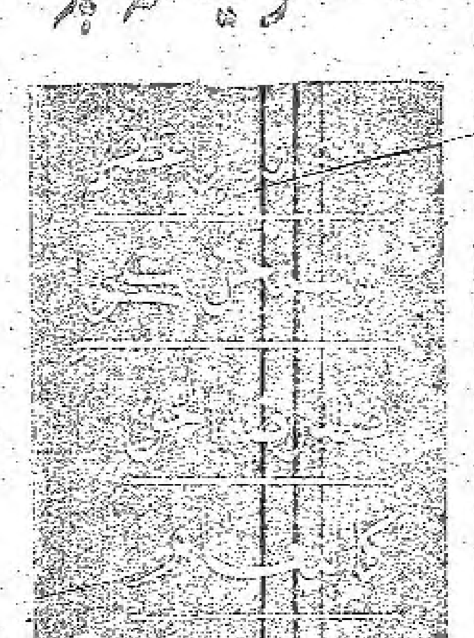
پاکستان چھاپہ ماروں کو تربیت دینے کے الزامات غلط اور بے بنیاد ہیں

حکومت افغانستان غیر محتاط اور غیر ذمہ دارانہ زبان استعمال کر کے حالات خراب کر رہی ہے









ملاحظہ فرمائیے صفحہ ۳ پر

کل پاکستان کسان کنونشن کے نام مولانا مودودی کا پیغام

مشترق وزراء کی پی میں حصہ نہیں لیں گے

سعودی عرب میں خواتین کے لئے ...

پاکستان، چین اور امریکہ کے تعلقات پر بھارت کی کڑی نظر ہے، جگجیون رام

نیا ہتھیار

FORTNIGHTLY
THE MESSENGER
7 DELANO PLACE No. 10
SCARBOROUGH, M1N 1M3
ONTARIO, CANADA
PHONE (416) 267-8006
پبلشر و ایڈیٹر: سہیل اختر
معاون: حنیف اختر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان پناہ مانگتا ہے

ہمارے سیاست دان اکتیس سال ہونے کو آئے یہ بہروپئیے مداری یہ جوکر جونکوں کی طرح پاکستان اور پاکستانیوں کے پاک لہو پر جونکوں کی طرح پل رہے ہیں لیکن کبھی خود قربانی پیش نہیں کرتے بلکہ جب انہیں موقع ملتا ہے یہ رنگ برنگے نعرے نت نئے منشوروں، چمکدار بیانوں کی سولیاں لے کر نکلتے ہیں اور معصوم عوام ان صلیبوں پر چڑھ جاتے ہیں تاکہ ان مداریوں کے بچے اور بیٹیاں غیر ملکی اداروں میں عیش کر سکیں ان کے بینک بیلنس میں اضافہ کر سکیں ان کے پرمٹوں اور لائسنسوں کی تعداد بڑھا سکیں ان کے محل، بیش، مکروہ کوٹھیوں اور جسم پر چربی کی تہوں میں اضافہ کر سکیں۔ یہ جہازوں پر سفر کرتے ہیں اور کنڈیشنڈ کمروں میں رہتے ہیں، صاف ستھرے خوشبودار لباس پہنتے ہیں اور جیل جانے کی قربانی کے پردے میں دراصل بزنس ٹور پر جاتے ہیں اے کلاس میں قیام فرماتے ہیں اور اخباروں میں بیان اور تصویر چھپواتے ہیں — ان میں سے کچھ جاگیردار ہیں، کچھ نواب ہیں اور کچھ سردار ہیں، کچھ صنعت کار ہیں تو کچھ خاندانی رئیس ہیں اور کچھ زمیندار۔ خاندانی زمیندار کی تعریف یہ ہے کہ ان میں سے اکثریت کے آباؤ اجداد نے انگریزوں کی دلالی کے عوض ان سے اپنی آئندہ نسلوں کیلئے خاندانیت کی خیرات حاصل کی۔ اور سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ایک طرف ان کی تجوریاں بھری ہیں تو دوسری طرف ان کی کھوپڑیاں خالی ہیں۔ سوائے دو چار کے یہ سب کے سب ذہنی اور فکری طور پر انتہائی مفلس اور قلاش لوگ ہیں۔ ان کے چہرے غیر ذمہ دارانہ بیانات کھلے اور فریکس منہ کہ جنہیں۔ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے بلند بانگ دعوے کرنے اور لوگوں کو بے وقوف بنانے کے علاوہ ان لوگوں نے ہمیں کیا دیا ہے؟ دولت پاکستان پر پیدا ہونے والے بچے تک بھی قرض کی لعنت کا طوق ہے اور ہم بین الاقوامی بھکاری ہیں۔

اور یہ خطرہ جوک ہے ماننگنے کی بیماری ہے بیماری ہے اور سب سے بڑھ کر مارشل لاء کیا ان میں سے ایک بھی ایسا حساس شخص تھا جو سانحہ مشرقی پاکستان کا سن کر مر گیا ہو، نہیں بلکہ اس کے برعکس ان کی گردنیں کلف اور سیٹ سے اٹھی رہتی ہیں۔ یہی چند بہروپئیے بر دور میں کسی نہ کسی روپ کسی نہ کسی شکل میں اہم ترین مناصب پر فائز رہے ہیں۔ جیل کی سزا ہم نے ہمیشہ بھگتی ہے۔

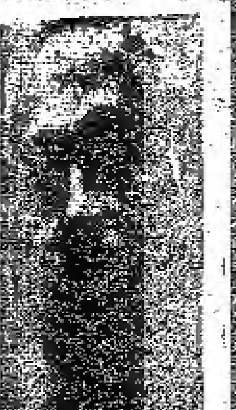
لوگ کہتے ہیں رشوت کی لعنت ختم ہو، جہیز کی لعنت ختم ہو، بلیک کی لعنت ختم ہو، بیماری اور بیروزگاری کی لعنت ختم ہو، میرا خیال ہے کہ ہمیں سیاست دانوں کی لعنت سے اپنے وطن کو پاک کرنا ہوگا سیاست دانوں کے اس ناسور سے نجات حاصل کئے بغیر ہم ایک آزاد اور جاندار اور صحت مند ملک کے طور پر زندہ رہنے کی بجائے ایک ناسور زدہ ملک کی طرح یونہی سسکتے رہیں گے۔

پاکستان اور پاکستانیوں کے لئے زندگی باعث عذاب اور باعث ذلت اس لئے نہیں کہ ہم خوراک، ٹیکنالوجی، اسلحہ یا دیگر چیزوں میں خود کفیل نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کیلئے باغیرت اور باضمیر سیاست دانوں کے معاملے میں خود کفیل ہونا بہت ضروری ہے۔

ایسے میں خود عوام کو چاہئے کہ وہ اپنے ان دیرینہ دوست نما دشمن کو اچھی طرح پہچان لیں۔ اگر عوام گزشتہ اکتیس سالوں کے آئینے پر پڑی اپنے دکھوں، مصیبتوں اور خونوں کی گرد جھاڑ کر دیکھیں تو یقیناً تاریخ کا یہ آئینہ ان بہروپیوں کے اصل چہرے بے نقاب کر دے

آخری لمحات کی چشم دید روداد

میں نے بھٹو کو پھانسی چڑھتے دیکھا





۴ اپریل کی صبح راولپنڈی جیل میں سابق وزیراعظم مسٹر بھٹو کو نواب محمد احمد خان کے قتل کے جرم میں پھانسی دے دی گئی۔ بعض اخبارات میں اس سلسلہ میں مختلف تاثرات دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ بھٹو کے پھانسی دیئے جانے کی چشم دید رپورٹ ہفت روزہ اردو ڈائجسٹ نے اپنے تازہ شمارے میں شائع کی ہے۔ ہفت روزہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اس رپورٹ کو جھٹلانا کسی طور بھی ممکن نہیں ہے۔ ہم حالات میں ہم یہ رپورٹ اس نظریئے کے ساتھ شائع کر رہے ہیں کہ اس طرح تمام شبہات کا ازالہ ہوگا اور قوم کے سامنے صحیح کہانی آ جائے گی۔

ہفت روزہ بلو باللہ نے لکھا ہے کہ اس رپورٹ کا راوی وہ اعلیٰ افسر ہے جو آخری مراحل کے دوران موقع پر موجود تھا۔ جریدہ نے لکھا ہے کہ اس افسر کا نام اس کی اپنی خواہش اور صحافتی اخلاق کے تقاضوں کے مطابق شائع نہیں کیا جا رہا۔

یہ ۲ مارچ کی بات ہے۔

اپیل کے بعد دوسرا مارک کھلا۔ ذوالفقار علی بھٹو اور کیپٹن بختیار آمنے سامنے کھڑے تھے، چند سیکنڈ تک خاموشی کا راج رہا اور پھر کیپٹن بختیار نے تیزی سے کہا۔ جناب! میں کوئی اچھی خبر نہیں لایا۔ سپریم کورٹ نے نظر ثانی کی اپیل مسترد کر دی ہے۔ بھٹو خاموش رہے۔ پریشانی کے آثار چہرے پر نظر آئے تھے۔ انہوں نے جواب میں کچھ کہنے کے بجائے جلدی سے سگار سلگایا اور لمبے لمبے کش لینے لگے۔ کیپٹن بختیار نے انہیں تسلی دی لیکن یہ اس کھیل کا آخری داؤ تھا۔

باقی صفحہ ۱۵ کالم ۴ پر ملاحظہ فرمائیں

ہالینڈ کے جہاز کے حادثے پر صدر ضیاء الحق کا اظہار افسوس
امدادی کاموں میں تیزی کی ہدایت

کی ہے کہ حکومت، بحالی، بہبود اور عملدرآمد... [illegible]



ایک ملک ایک بچے کی لاش نکال کر لا رہے ہیں

راولپنڈی ۔ اپریل ... [illegible] صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے ... کے حادثے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے ... ہدایت کی ہے کہ وہ پوری توجہ سے امدادی کام کریں ... متاثرین کی مدد کیلئے ... [illegible]

گا۔ اگر وطن پاک کا ہر شہری اپنے طور پر اپنے گھر میں ان سیاسی اکھاڑوں کے خلاف محاذ بنا لے اور یہ فیصلہ کر لے کہ وہ آئندہ کبھی ان فارغین ذہن کو ووٹ نہ دے گا، اپنے ملک اور اپنی قوم کا داؤ نہیں لگائے گا تو یہ سب جونکیں اپنی موت آپ مر جائیں گی کہ یہی ہماری اور ہمارے وطن کی نجات کی واحد صورت ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کبھی ایک سے پارٹیاں بدل رہے ہیں، نعرے بدل رہے ہیں، پارٹیاں بنا رہے ہیں، منشور بدل رہے ہیں، وفاداریاں بدل رہے ہیں، چال بدل رہے ہیں لیکن نہیں بدلے تو ان کے عزائم، ان کے ارادے کہ یہ شکاری ہیں، ہم شکار اور یہ کھیل کچھ اس طرح کھیلا گیا کہ ہم نے جال ہی کو اپنا گھر سمجھ لیا۔

اور اب جبکہ پوری قوم عوام کی نمائندہ جمہوری حکومت کے قیام کی منتظر ہے آئندہ انتخابات مستقبل قریب میں متوقع ہیں ہمیں چاہئے کہ مارشل لاء اور عام انتخابات کے اس درمیانی وقفے میں اس موضوع پر سنجیدگی سے غور کریں تاکہ اس سوچ کے ردعمل کے طور پر ایک محب وطن نوجوان، قوم پرست، باصلاحیت، ذہین اور مخلص قیادت کے ابھرنے کیلئے میدان ہموار ہو سکے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان سیاسی اجارہ داروں اور ٹھیکیداروں کو رد کرنے اور ان سے نجات حاصل کر لینے کے بعد کیا ہوگا؟ پھر قیادت کہاں سے آئے گی؟ اس کا سیدھا سادہ جواب یہ ہے کہ ان بازی گروں کو رد کر کے دراصل ہماری قوم ایک باشعور اور محب وطن ہونے کا ثبوت فراہم کرے گی — اور وہ جو عظیم ہے ... کہتا ہے "جیسی قوم ہو ویسے ہی حاکم ان پر مسلط کر دیتے ہیں" — اللہ تعالیٰ کی ذات سے مایوس ہونا کفر ہے کہ اگر ہم واقعی سچے دل سے ایک اچھی قیادت کی خواہش کریں گے تو مشیت ایزدی کے ساتھ ساتھ تاریخ کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ خود ہمارے پیدا شدہ اس قحط الرجال کے خاتمے کے ساتھ ہم ایک نئی قیادت کے تحت اپنے سفر کا نئے سرے سے آغاز کر سکیں گے

مسلح افواج کا آئینی کردار

تحریر : [illegible]

ان دنوں ملک میں مسلح افواج کے آئینی کردار کے موضوع پر بحث جاری ہے۔ اس بحث کا آغاز خود جنرل ضیاء الحق نے ۱۹۷۷ء میں اقتدار سنبھالنے کے فوراً بعد کیا تھا۔ اسی وقت انہوں نے یہ بحث مختلف انداز میں چھیڑی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم کبھی مارشل لاء دیکھ چکے ہیں لیکن بھلا ملک بار بار مارشل لاء کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ لہذا کوئی ایسا بندوبست ہونا چاہیے کہ آئندہ مستقبل میں مارشل لاء کے نفاذ کی ضرورت نہ رہے۔ بعد میں عام انتخابات کے ملتوی ہو جانے کی وجہ سے یہ بحث کھٹائی (?) میں پڑ گئی۔

جب عام انتخابات کے انعقاد کی بات آگے بڑھی ہے تو مسلح افواج کے آئینی کردار کے تعین کی بحث بھی پھر سے شروع ہو گئی ہے۔ صدر ضیاء الحق نے اس مرتبہ زیادہ کھل کر بات کی ہے۔ صدر نے کہا ہے کہ وہ ملک کے آئین میں ایسی ترامیم کرانا چاہتا ہوں جن کے نتیجے میں ایسا جمہوری نظام وجود میں آئے گا جو ہمارے عوام کے ذہن و مزاج سے مطابقت رکھے گا۔ انہوں نے اس ضمن میں بعض مجوزہ اقدامات کی نشاندہی بھی کی ہے۔

ہمارے رہنماؤں کی جانب سے ملک کے سیاسی نظام کو عوام کے ذہن و مزاج کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کوئی نئی بات نہیں ہے۔ قومی زندگی کے ۳۲ سال اسی دشت کی سیاحی میں گزرے ہیں۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی ایک ایسی ہی کوشش کے نتیجے میں بنیادی جمہوریتوں کا نظام وجود میں آیا تھا۔ جنرل یحییٰ خان کے دور میں ترکی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مسلح افواج کو اقتدار میں باضابطہ طور پر شریک کرنے کی تجویز سامنے آئی۔ اور اب موجودہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ان خطوط پر سوچ رہے ہیں کہ مسلح افواج کو یہ آئینی حق دیا جائے کہ سنگین سیاسی بحران کی صورت میں وہ عنان مملکت کے اختیار پر مارشل لاء لگائے بغیر حرکت میں آ جائیں۔ اور ایک محدود مدت میں انتخابات کے ذریعہ نمائندہ حکومت قائم کر کے واپس بیرکوں میں چلی جائیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ صدر جنرل ضیاء الحق نے پچھلے چند مہینوں کے دوران اس موضوع پر اچھی طرح خود اور اپنے سیاسی و فوجی مشیروں سے تبادلہ خیال کیا ہے۔ جنرل یحییٰ خان کے دور کی تجاویز بھی ان کے سامنے آئی ہوں گی۔ حال ہی میں انہوں نے ایک امریکی اخبار نویس کے ساتھ حالیہ انٹرویو میں اس موضوع پر پھر اظہار خیال کیا۔ صدر نے کہا ہے کہ "۵ جولائی ۱۹۷۷ء کو ملک میں جو سیاسی اور آئینی صورتحال تھی اس میں فوج کے سامنے سوائے اس کے کوئی راستہ نہ تھا کہ وہ مداخلت کر کے بھٹو حکومت کو ہٹائے اور ملک میں ازسرنو انتخابات کرائے

[illegible]

بقیہ آخری لمحات

[illegible]

TO DIE A [illegible] DEATH

[illegible]

I AM SORRY FOR MY WIFE SHE WILL BE LEFT ALONE.

[illegible]

The Messenger April 21, 1979 Pg. 5

اسمبلیوں کی نئی حلقہ بندیوں کے بارے میں ابتدائی تجاویز کا اعلان ۲۳ اپریل کو کر دیا جائے گا

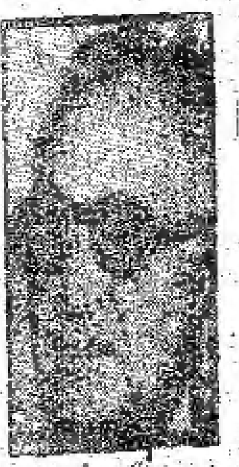
حلقہ بندیوں کے متعلق اعتراضات ۲۳ مئی تک داخل کئے جاسکیں گے

اعتراضات کی سماعت صوبائی ہیڈکوارٹروں میں کی جائے گی۔ الیکشن کمیشن کے سیکرٹری کا انٹرویو

لاہور (اپ پ) پاکستان الیکشن کمیشن کے سیکرٹری مسٹر اسلم زبیدہ فاروقی نے کہا ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی نئی حلقہ بندیوں کے بارے میں ابتدائی تجاویز کا اعلان ۲۳ اپریل کو کر دیا جائے گا۔ اور ان تجاویز کے متعلق عوام کو اپنی رائے سے آگاہ کرنے کے لئے تیس دن کی مہلت دی جائے گی۔ انہوں نے یہ بات آج الیکشن کمیشن کے دو روزہ اجلاس کے بعد ایک انٹرویو میں کہی۔ جس کی صدارت چیف الیکشن کمشنر مسٹر جسٹس مشتاق حسین نے کی اور اس میں قومی اسمبلی کی دو سو نشستوں اور صوبائی اسمبلیوں کی چار سو ساٹھ نشستوں کی حلقہ بندیوں کے بارے میں تجاویز پر غور کیا گیا۔

مسٹر فاروقی نے کہا کہ کمیشن نے عوام سے نئی حلقہ بندیوں کے بارے میں جو تجاویز طلب کی تھیں ان کے جواب میں الیکشن کمیشن کو ۱۸۴ تجاویز موصول ہوئیں کمیشن کے اجلاس میں حلقہ بندیاں بنانے کے بارے میں تفصیل سے غور کیا گیا اور مفید تجاویز کو ان میں شامل کر لیا گیا انتظامی مسائل حل کرنے کے لئے متعلقہ کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں سے بھی مشورہ کیا گیا اور مناسب تبدیلیوں کے بعد کمیشن نے ان تجاویز کی منظوری دے دی۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی تجاویز کے ساتھ اعتراضات اور تجاویز پیش کرنے کے طریقے کا بھی اعلان کر دیا جائے گا۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ان تجاویز کا غور سے مطالعہ کریں اور ۲۳ مئی تک کی مقررہ مدت میں اپنے اعتراضات سے کمیشن کو آگاہ کر دیں۔ عوام کی طرف سے موصول ہونے والے اعتراضات اور تجاویز کا مطالعہ کرنے کے بعد کمیشن ان کی سماعت کے لئے پروگرام تیار کرے گا۔ ان کی سماعت مختلف صوبائی ہیڈکوارٹروں میں ہوگی۔ اعتراضات اور تجاویز پیش کرنے والے افراد ...

سزائے موت پانے والوں میں جنرل حسن پاکستان مجلس کے سپیکر، تہران کے میئر اور دیگر سیاستدان وغیرہ شامل ہیں



نصیری

تہران (اپ پ) سابق شاہ ایران کے ... انقلابی عدالتوں کے ... ہیں۔

بھٹو کے خلاف مقدمۂ قتل تاریخوں کے آئینہ میں

بھٹو کی پھانسی ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے

اپنے دور حکومت میں بھٹو نے ملک کو پولیس سٹیٹ بنا دیا تھا

کینیڈا کے اخبارات کے تبصرے

سپریم کورٹ کا فیصلہ

سپریم کورٹ میں بھٹو کی نظرثانی کی درخواست مسترد ہونے کے بعد نواب محمد احمد خان کے قتل کا وہ مقدمہ جس نے متعدد وجوہ کی بنا پر ملک کی عدالتی تاریخ میں بڑی اہمیت اختیار کر لی تھی، اور جس کے لئے ملک کی اعلیٰ ترین عدالت کی طویل اور مسلسل نشستیں کئی ماہ تک جاری رہی تھیں، اختتام کو پہنچ گیا۔ مارچ ۱۹۷۸ء میں ہائی کورٹ نے متفقہ طور پر بھٹو اور مقدمہ کے دیگر چار ملزموں کے خلاف سزائے موت کا فیصلہ دیا تھا۔ اس فیصلے کے خلاف سابق وزیر اعظم بھٹو نے سپریم کورٹ میں اپیل کر دی تھی، جس کی تقریباً ایک سال تک ملک کی اس اعلیٰ ترین عدالت میں سماعت ہوتی رہی، بالآخر عدالت نے اپنے اکثریتی فیصلے کے ذریعے ہائی کورٹ کے فیصلے کی توثیق کر دی تھی۔ بھٹو نے اپنا قانونی حق استعمال کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں نظرثانی کی درخواست پیش کی جسے عدالت عالیہ کے ساتوں ججوں نے متفقہ طور پر مسترد کر دیا۔

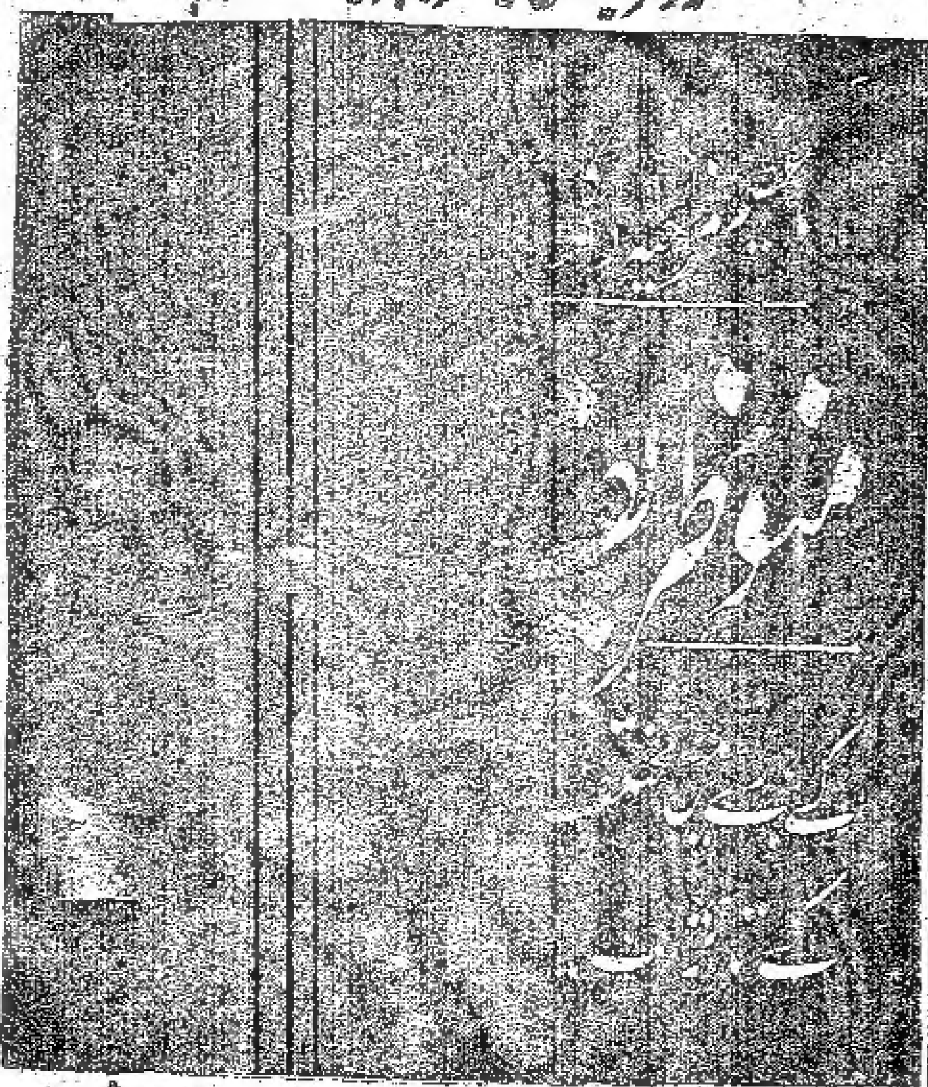
اس طویل عدالتی کارروائی کے بعد یہ بات پوری طرح واضح ہو گئی ہے کہ بھٹو کا مقدمہ ایک خالص فوجداری اور غیر سیاسی مقدمہ تھا جس کا آغاز نواب محمد احمد خان کے وارثوں کی ایف آئی آر کی بنا پر ہوا تھا جو سابق وزیر اعظم بھٹو کے خلاف خود ان کے دور حکومت میں درج کرائی گئی تھی۔ مقدمہ کے دوران بھٹو کو اپنے قانونی دفاع کی وہ تمام سہولتیں دی گئیں جو معروف اور مسلمہ ہیں بلکہ عام عدالتی روایات سے ہٹ کر بھی انہیں بعض ایسی مراعات دی گئیں جو ...

بقیہ صفحہ ۲ کالم ۶ پر

منور ظریف کی تیسری برسی کے موقع پر







ممتاز فلم سٹار محمد علی نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج میرا دوست ساتھی اور ایک فنکار اس دنیا سے کوچ کر گیا ... [illegible]

منور ظریف ایک زندہ دل انسان تھے ... [illegible]

[illegible]

ہم تجھے بھلا نہ سکیں گے

منور ظریف کی موت سے فلمی تاریخ کا ایک سنہرا باب ختم ہو گیا ہے ... [illegible]

منور کی موت سے ہماری فلم انڈسٹری کو ایک ایسا نقصان پہنچا ہے ... [illegible]

منور ظریف کی موت اس قدر اچانک ہوئی کہ کسی کو بھی یقین نہ آیا لیکن یہ حقیقت تھی کہ منور ظریف روح کی بندش سے آزاد ہو چکے تھے انہوں نے اپنے پیچھے ہزاروں آنسوؤں اور سسکیوں کی سوغات چھوڑ دی تھی۔

[illegible]

انسی معلت تھی جس نے موت کو یہ مہلت نہ دی کہ وہ منور کو چند روز کچھ ہی چھوڑ دیتی۔

بہرحال منور کی جدائی کا غم کبھی بھی نہیں بھلایا جا سکے گا ہم چونکہ وہ مر گئے ہیں لیکن بحیثیت فنکار وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اور زمانے کی کوئی بھی گردش اسے نہیں مٹا سکے گی ... [illegible]

خدارا! آپ منور کو کبھی نہ بھولیں
لالہ سدھیر

لالہ سدھیر کے خیالات بھی ملاحظہ فرمایئے۔

منور آج سب کو اکیلا چھوڑ گیا ہے یقین جہاں اس کی موت کا سوگ منانا چاہیئے وہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ وہ کتنا بلند اور عظیم انسان تھا ... [illegible]



وہ آنے والے دور میں بھی زندہ رہے گا
سنگیتا

منور میرے بچوں کی طرح تھا۔ طالش



محمد طالش کچھ اس طرح اپنے دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ منور کو میں اپنے بچوں کی طرح پیار کرتا تھا وہ جب بھی میرے پاس آتا قہقہے دے کر واپس جاتا ... [illegible] ... ہوں کیونکہ خاموشی انسان کو چاٹ جاتی ہے۔



منور کی موت ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے
راجیش کھنہ

راجیش کھنہ نے ایک خط میں ... [illegible]

[illegible]

اُسے دوسروں میں قہقہے بانٹ کر خوشی محسوس ہوتی تھی۔ ندیم

ندیم اپنے دوست منور ظریف کے بارے میں کہتے ہیں۔

منور ظریف کی موت ہم پر صدموں کے پہاڑ توڑ گئی ہے وہ میرے دوستوں کا دوست تھا اور جس سے محفلوں میں رونق پیدا ہوتی تھی ... [illegible]

منور ظریف نہایت ہی ملنسار انسان تھا دوسروں کے دکھ درد بانٹنا اس کی زندگی کا ایک عظیم مشن تھا ... [illegible] ... ندیم

شعروں کی دنیا

گزشتہ مقابلے میں تصویر اداکارہ شبنم کی تھی اور لفظ تھا "شبنم" یا "ہنسی" کل ۱۲۲ اشعار موصول ہوئے۔ اس دفعہ شعروں کی دنیا کا مقابلہ شریک اشاعت نہیں۔ آئندہ شمارہ میں نیا مقابلہ ملاحظہ فرمایئے۔

گزشتہ مقابلے میں دوسرا انعام ریاض احمد خاں کو ملا تھا لیکن ہمیں افسوس ہے کہ انکے نام ہم پاس جاری نہیں کر سکے۔ ادارہ ریاض احمد خاں سے معذرت خواہ ہے اور اس دفعہ وہ پاس جاری کر رہا ہے۔

پہلا انعام: بیگم راحیلہ صدیقی ٹورانٹو

کوئی پوچھے دلِ شبنم سے کرن کیا شے ہے
پھول نادان ہیں ہر بات پہ ہنس دیتے ہیں

دوسرا انعام: بیگم حسینی ایجیکورٹ

پوچھتے کیا ہو سبب تلخ ہنسی کا مجھ سے
مسکراتے ہوئے لمحات نے سازش کی ہے

تیسرا انعام: ریاض احمد خاں ٹورانٹو

جو شعروں کی ہنسی سے کیا ہوگا دوست مجھے اندازۂ دل
پردے تبسم میں اکثر فریادیں پائی جاتی ہے

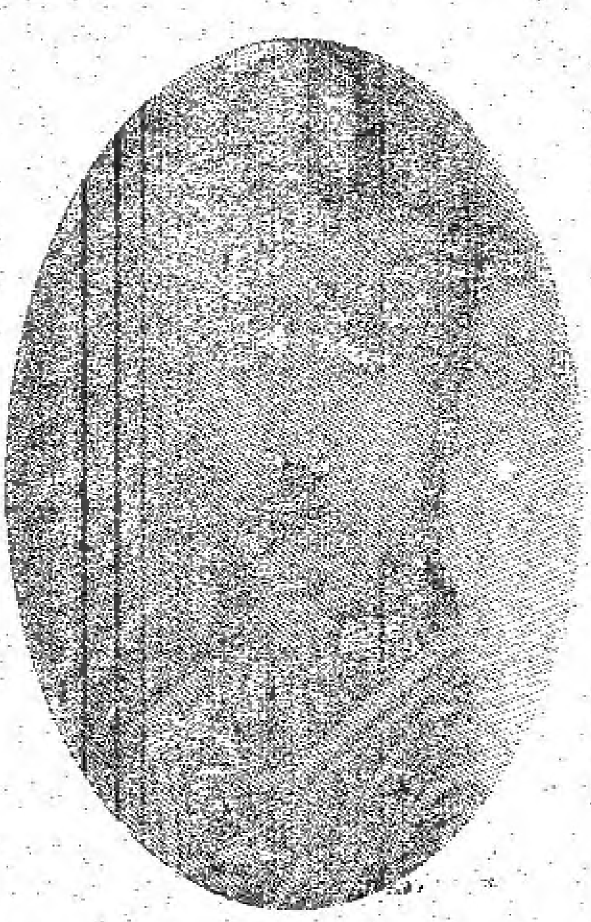
منور ہر لحاظ سے ایک عظیم فنکار تھا: دھرمیندر

مشہور ہندوستانی اداکار دھرمیندر نے اپنے ایک خط میں منور ظریف کی ناگہانی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔

ریڈیو پاکستان کے ذریعے ہم نے اور میرے اہل خانہ نے جب منور ظریف کی موت کی خبر سنی تو ہمیں ایک دھچکا سا لگا اور ہم سب نے یوں محسوس کیا جیسے ہمارا اپنا کوئی ہم سے بچھڑ گیا ہو۔

دھرمیندر لکھتے ہیں کہ وہ منور کے اس وقت سے عقیدت مند ہیں جب انہوں نے لندن میں اپنے مختصر سے قیام کے دوران اس کی پنجابی فلم [illegible] دیکھی [illegible] منور کی اعلیٰ صلاحیتوں کا معترف ہونا پڑا۔ [illegible] دھرمیندر لکھتا ہے کہ منور ہر لحاظ سے بڑا فنکار تھا [illegible] کے مقابلے میں کوئی اور اس بات پر صادق نہیں تھا۔





کاش موت اسکے بچوں کا ہی خیال کرتی: کمال

کمال اپنے خیالات کا اظہار کچھ اس طرح کرتے ہیں

منور کی موت نے ہم سب دوستوں کو نڈھال کر دیا ہے مجھے اس کی موت کا اتنا ہی غم ہے جتنا کسی کو اپنے بھائی یا عزیز ترین دوست کے بچھڑ جانے سے ہوتا ہے [illegible] موت نے اسے آ لیا۔

کاش! موت کے بے رحم ہاتھ اسے چھوڑ دیتے۔ اس کے معصوم بچوں کا ہی خیال کرتے لیکن شاید قدرت کو یہ منظور تھا۔ [illegible] وہ ہم سے چھین لیا گیا ہے [illegible]

"اے دکھیارو! اپنے دکھ مجھے دے دو اور بدلے میں خوشیاں لے لو۔"



منور ہمیشہ زندہ رہے گا: شاہد

شاہد نے اپنے مرحوم مزاحیہ دوست کی موت پر ان الفاظ کا اظہار کیا ہے۔

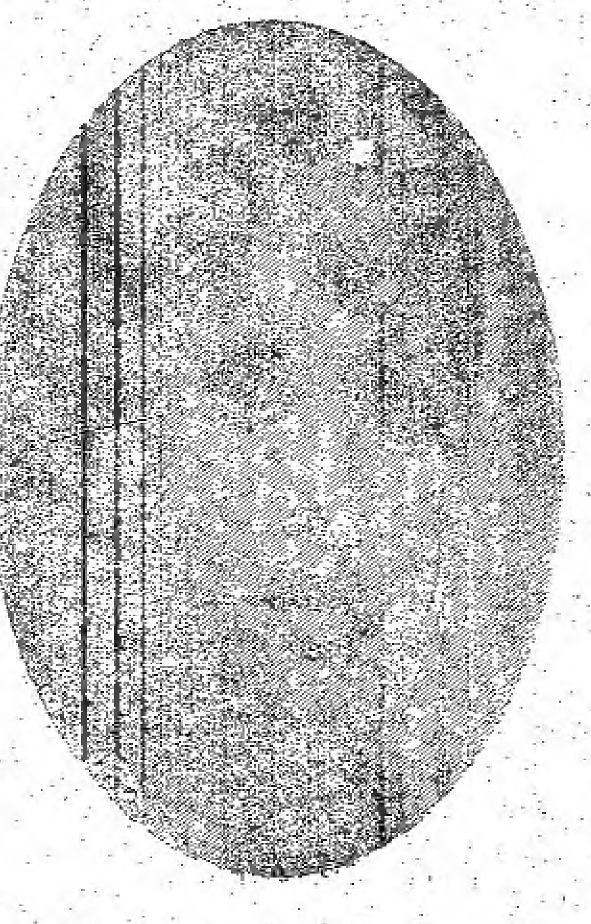
کون کہتا ہے کہ منور مر گیا ہے میں کہتا ہوں کہ منور مر نہیں سکتا۔ منور ہمیشہ زندہ رہے گا اس کا فن ہمیشہ ہمیں اس کی یاد دلاتا رہے گا [illegible] لیکن منور کا نام نہیں مٹے گا۔

وہ ایک زندہ دل فنکار تھا [illegible] اس کی موت پر [illegible] اور اس لیے [illegible] آنے والی نسلیں [illegible] بھلا نہ پائیں گی۔ منور [illegible] مجھے دل و جان سے چاہتا تھا جب کبھی میں کسی بات پر پریشان ہوتا تو وہ بڑوں کی طرح میرا دل بہلاتا [illegible] میری ہر طرح سے دلجوئی کرتا اور مجھے ہر ممکن طریقے سے خوش رکھنے کی کوشش کرتا۔

تقدیر نے منور کو چھین کر ہم پر گہرا گھاؤ لگایا ہے: رانی

رانی منور ظریف کے بارے میں کچھ اس طرح اپنے خیالات کا اظہار کرتی ہیں۔

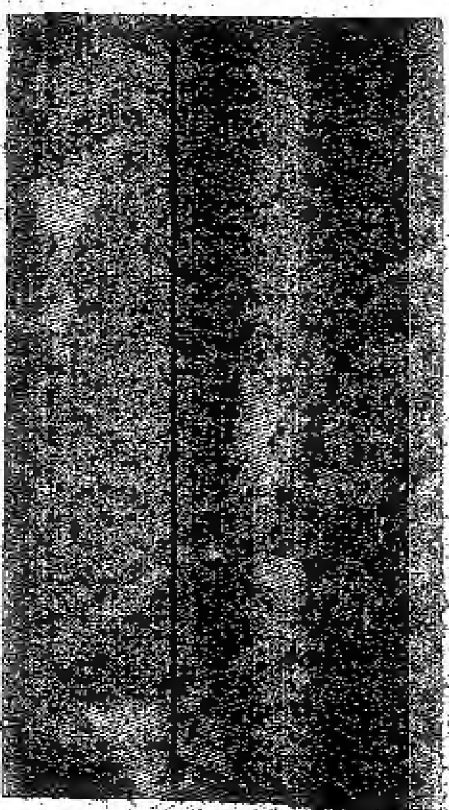
منور سے میری دوستی بہت پرانی تھی۔ [illegible] منور کی موت کی خبر جب [illegible] اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکی [illegible] منور نے میرے ساتھ بہت سی فلموں میں کام کیا [illegible] بہرحال تقدیر نے منور کو چھین کر ہم پر ایک گہرا گھاؤ لگایا ہے [illegible]





وہ لوگوں کے دکھ خرید کر بدلے میں خوشیاں دیتا تھا — نشو

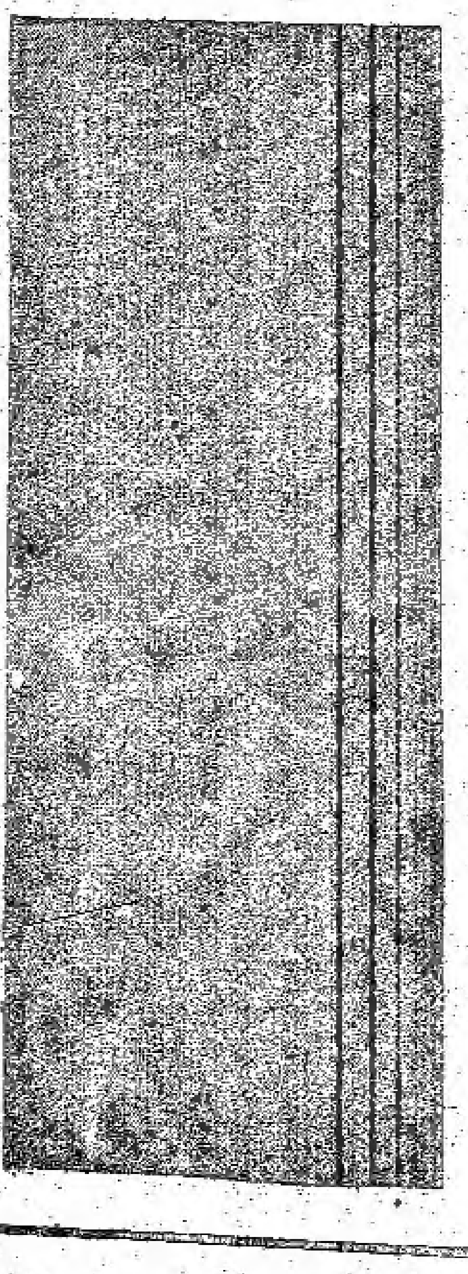
منور ظریف کی موت پر نشو نے اپنے دکھ اور غم کا اظہار کرتے ہوئے [illegible] کتنا عظیم اور مخلص انسان تھا [illegible] وہ لوگوں کے دکھ خرید لیتا تھا اور اس کے بدلے انہیں خوشیاں دیتا تھا۔



کیا واقعی منور مر چکا ہے؟ نغمہ

نغمہ کے جذبات ملاحظہ فرمایئے

مجھے اب بھی یقین نہیں آتا کہ منور مر چکا ہے۔ [illegible]



اس کا نام فلموں کی کامیابی کی ضمانت تھا — علاؤالدین

[illegible] علاؤالدین کہتے ہیں۔ [illegible] اس کا نام فلموں کی کامیابی کی ضمانت بن گیا [illegible]

پیغامبر — پڑھیے اور تنقید کیجیے ، ہم نقاد کی قدر کرتے ہیں ، آپ کی تنقید ہماری کامیابی ہے

راولپنڈی میں بارود کے گودام میں خوفناک دھماکہ

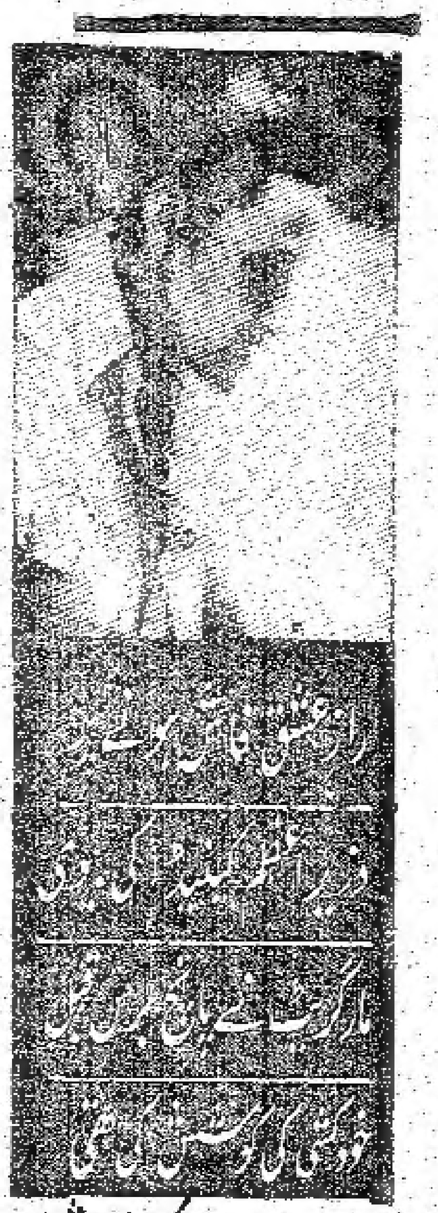
متعدد عمارتیں تباہ ہو گئیں: دھماکے کی آواز چھ میل تک سنی گئی

نعشوں کے ٹکڑے اُڑ کر بجلی کے تاروں اور درختوں پر جا پڑے

تباہ ہونے والی عمارت میں بیس کنبے آباد تھے

مرنے والوں میں متعدد راہگیر بھی شامل ہیں

راولپنڈی۔ [illegible]



[illegible]

آپ سے کیا پردہ

واویلا!

کسی نے سچ کہا کہ پاکستان کو جب بھی اپنے پڑوسی بھارت کے وزیر خارجہ مسٹر باجپائی کی اصل ذہنیت دیکھنے کا شوق چرائے، وہ کہیں سے ایک آدھ جہاز خرید لیا کرے اور پھر مزے سے بیٹھ کر مسٹر باجپائی کی طرف سے فصاحت و بلاغت کے دریا بہتے دیکھے۔ ادھر پاکستان ایک چھوٹی سی توپ ڈھالتا ہے، ادھر بھارتی وزیر خارجہ صاحب گرما گرم پر اچھل کود کر اعلان پر اعلان کرنے لگتے ہیں کہ جنوبی ایشیا میں طاقت کا توازن بگڑ رہا ہے کیونکہ پاکستان نے ایک اور توپ بنا لی ہے!

جب بھی کوئی خبر آتی ہے کہ پاکستان فلاں ملک سے فلاں قسم کے طیارے خریدنے کے بارے میں غور کر رہا ہے، مسٹر باجپائی کا دن کا چین اور رات کا آرام حرام ہو جاتا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ اتنا بڑا ملک جو اسلحہ کے بوجھ سے اتنا لدا ہوا ہے کہ اس کے عوام سیدھے کھڑے بھی نہیں ہو سکتے، اور جس نے ایٹم بم تک بنا رکھا ہے، پاکستان کے معاملے میں اتنا حساس کیوں ہے اور جب وہ مزید اسلحہ تیار کرتا ہے یا درآمد کرتا ہے، تو ایسے خیالات کیوں نہیں آتا کہ اس کے پڑوسی یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں مگر بڑی سمجھ کے ساتھ اس کی ان حرکات کو نظرانداز کیے جا رہے ہیں جیسے بازی کی دوڑ بگڑ جانے والے بچوں کو ان کے والدین بھی سمجھانا بجھانا ترک کر دیتے ہیں۔

اب یہ تازہ خبر ہے کہ بھارت روس سے ساڑھے چار سو کے قریب مگ اور ریڈار اور فریٹر طیارے خرید رہا ہے۔ اس نے پولینڈ کو بھی دو جیٹ لڑاکا طیاروں کا آرڈر بھیج رکھا ہے۔ وہ برطانیہ سے بھی ساڑھے سات سو کے قریب پیٹرول بوٹس خرید رہا ہے، بحری جہاز، ریڈار اور دوسرے الیکٹرانک آلات سے لیس ہوں گے۔ برطانیہ ہی سے وہ ایسے بحری گشت کے طیارے بھی خریدنے والا ہے جن میں ایک بار پٹرول بھر دیا جائے تو وہ مسلسل آٹھ گھنٹے تک پرواز کر سکتے ہیں۔ خود بھارت کے اپنے کارخانوں میں "کرن" اور "اجیت" نام کے طیارے تیار ہو رہے ہیں۔ کرن طیارے تو سوا سو کے قریب تیار ہو بھی چکے ہیں — یہ محض ایک خبر کا خلاصہ ہے اور بھارت کے اسلحہ "ذخائر" کے بارے میں اس طرح کی خبریں ہر مہینے موصول ہو رہی ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اگر پاکستان مزید ایک جہاز یا توپ کا مالک بن جائے تو مسٹر باجپائی کے نزدیک جنوبی ایشیا کی طاقت کا توازن بگڑ جاتا ہے تو خود بھارت جب اسلحہ کے یہ پہاڑ کھڑا کرتا ہے تو طاقت کے توازن کے تراجو کیسے ہو جاتے ہیں۔ آخر یہ کیا بات ہے کہ چین یا پاکستان یا برما یا نیپال یا سری لنکا کے اسلحہ خانوں میں صرف ایک کارتوس کے اضافے سے بھارت کی وزارت خارجہ کے ذہن میں دھماکے ہونے لگتے ہیں مگر خود بھارت میں اسلحہ کا ڈھیر بڑھ جاتا ہے تو کچھ بھی ہوتا ہوا نہیں ہے۔

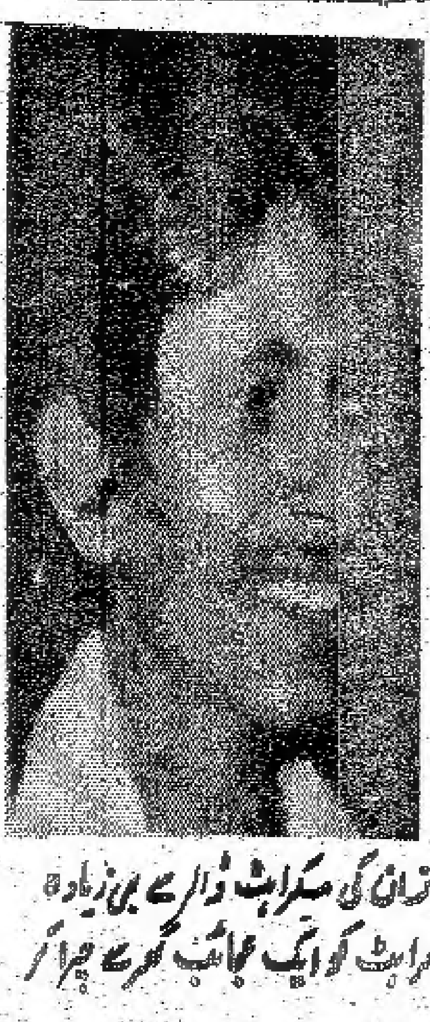
جنوبی ایشیا میں طاقت کے توازن کا جو تصور بھارتی وزیر خارجہ مسٹر باجپائی نے دیا ہے اس سے ہمیں وہ ترازو یاد آگئی ہے جو ہمارے قصبے کے ایک دوکاندار لالہ بہاری لال نے ایجاد کی تھی۔ جب وہ اس ترازو میں رکھ کر کوئی چیز ایک سیر کے برابر بیچتے تھے تو وہ دراصل ایک چھٹانک نکلتی تھی مگر جب وہ اسی ترازو میں تول کر ایک سیر کے برابر کوئی چیز خریدتے تھے تو پلڑے میں اس چیز کو ٹھونستے چلے جاتے تھے مگر پلڑا اٹھا ہی رہتا تھا۔ یوں انہوں نے ایک سیر کے دام دے کر دس دس سیر چیز سمیٹی۔

لالہ بہاری لال کی اس ترازو کی کارستانیاں زبان زد عام ہوئیں تو لوگوں نے چپکے سے اس ترازو کا کارکردگی پر غور کرنا شروع کیا۔ اور آخر اس نتیجے پر پہنچے کہ ترازو کے دونوں پلڑے تو برابر ہیں البتہ ڈنڈی میں کوئی نقص ہے کہ جب ترازو لالہ جی کے ہاتھ میں آتی ہے تو ترازو کی ڈنڈی ان کے تابع ہو جاتی ہے اور ڈنڈی سے ان کا چھنگلیا کی ایک پور بھی مس کر جائے تو سیر چھٹانکوں میں اور چھٹانکیں سیروں میں بدل جاتی ہیں۔

مسٹر باجپائی کے پاس طاقت کا توازن ناپنے کی جو ترازو ہے، وہ لالہ بہاری لال کی اسی ترازو کی کوئی جڑواں بہن معلوم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے حوالے سے ایک توپ ایک ہائیڈروجن بم سے بڑھ کر خوفناک ہو جاتی ہے تو بھارت کے حوالے سے ایک ہزار ٹینک ایک بیل گاڑی میں بدل جاتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ مسٹر باجپائی جنوبی ایشیا میں طاقت تولنے کے لیے ڈنڈی مارتے ہیں بلکہ وہ تو اس حد تک مبالغہ کرتے ہیں کہ "ڈنڈی مارنے" کو "ڈنڈا مارنے" میں بدل دینا چاہیے۔ کہ سیاست میں ڈنڈا لین ہی مارا جاتا ہے — اور ویسے بھی اسی دنیا میں ڈنڈی نہیں چلتی، ڈنڈا چلتا ہے!

غزل

آپ جس بزم میں جہاں ہوں گے
راحت دل سرور جاں ہوں گے
حسن والے جہاں جہاں ہوں گے
دل کے قصے وہاں وہاں ہوں گے
ہم کو پہچان لو اٹھا کے نگاہ!
جبیں زمیں پر ہوں آسمان ہوں گے
شکل تصویر ہو ہیں حشر بہ لب
کشتۂ جور دوستاں ہوں گے
ہم کو یہ وہم بھی کبھی نہ ہوا
ہم سے اور آپ بدگماں ہوں گے
ہم جو زوباً وروں میں اپنا شہزور
ناتوانوں میں ناتواں ہوں گے
پہلے کس کس سے دل کا نذرانہ
آپ کس کس پہ مہرباں ہوں گے
ہم ہیں آج ان کے میہمانوں میں
کل ہمارے وہ میہماں ہوں گے
آتش اپنا انہیں بنا لیجیے
ایسے حالات پھر کہاں ہوں گے!



چھوٹے قلب میں واضح ہے جس بزنس ایک ملین ڈالر ہے، کو حصہ ضرورت ہے۔ معقول پیشکش پر بہت بڑی کی جا سکتی ہے یا صرف ہزار ڈالر دے کر ۵۰ فیصد شیئر

کتنی عجیب بات ہے کہ ہماری دنیا میں سب سے سستی اور سب سے اچھی چیز مسکراہٹ ہے۔ ہم یہ مسکراہٹ کسی وقت بھی کسی کو بھی دے سکتے ہیں، لیکن نہیں دیتے۔ کوئی غرض یا کوئی مفاد ہو تو فوراً مسکرا دیتے ہیں ورنہ منہ پھیر لیتے ہیں۔ اب انسان کی مسکراہٹ ڈالر سے بھی زیادہ مہنگی ہے۔ اگر مہنگی نہ ہوتی تو مونالیزا کی مسکراہٹ کو ایک عجائب گھر سے چرا کر دوسرے عجائب گھر تک نہ پہنچایا جاتا۔

سرکاری ترجمان

دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے آج اسلام آباد میں بتایا کہ حکومت پاکستان نے پاکستانی علاقہ پر گولہ باری کے خلاف افغان حکومت سے شدید احتجاج کیا ہے۔ دفتر خارجہ کے سیکریٹری مسٹر ایس شاہنواز نے بتایا کہ افغان فوج نے ۱۳ [illegible] کو افغان مہاجرین کے ایک کیمپ پر گولہ باری کی۔ سات گولے کیمپ کے قریب گرے لیکن کیمپ کو نقصان نہیں پہنچا۔ [illegible] گولہ باری سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ [illegible]

بقیہ: صفحہ اول سے آگے

[illegible]

نیا صدر کون ہوگا؟

[illegible]

بقیہ: فیض النساء

[illegible]

ردِ عمل

[illegible]

بقیہ: آخری لمحات

[illegible]

بقیہ: پی این اے

[illegible]

افغان وزیراعظم اب وزیر اعلیٰ کہلائیں گے

[illegible]

بقیہ صفحہ ۱۱ کالم ۱

ضرورت رشتہ

پاکستان میں مقیم معزز گھرانے کی ۲۵ سالہ دوشیزہ کیلئے امریکہ یا کینیڈا میں مقیم انجینئر لڑکے کا رشتہ درکار ہے لڑکی کے رشتہ دار ٹورانٹو میں عرصہ ۱۰ سال سے مقیم ہیں۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ تفصیلات کیلئے لکھئے۔

سلطان معرفت پیغامبر

سنی مہاجر ۲۹ سالہ بیوہ لڑکی کیلئے موزوں رشتہ درکار ہے۔ سرپرست یا بذات خود فوراً لکھیں

احمد معرفت پیغامبر

معزز خاندان کی ۲۶ سالہ تعلیم یافتہ، برسر روزگار لڑکے کیلئے قبول صورت لڑکی کا رشتہ درکار ہے جہیز یا لین دین کی کوئی مانگ نہیں۔

"ف" معرفت پیغامبر

ضرورت ہے

اسکاربورو کے علاقہ میں دو بیڈ روم کا مکان یا اپارٹمنٹ کرایہ پر درکار ہے۔ فوری طور پر رجوع کریں

ہرمٹ فون 267-8006

برائے فروخت

ڈاٹسن چھ سلنڈر آٹومیٹک ماڈل ۱۹۷۴ پاور اسٹیرنگ پاور بریک ۵۵۰۰۰ میل بہت ہی اچھی حالت میں۔ رجوع کریں

چوہدری فون نمبر 439-9864

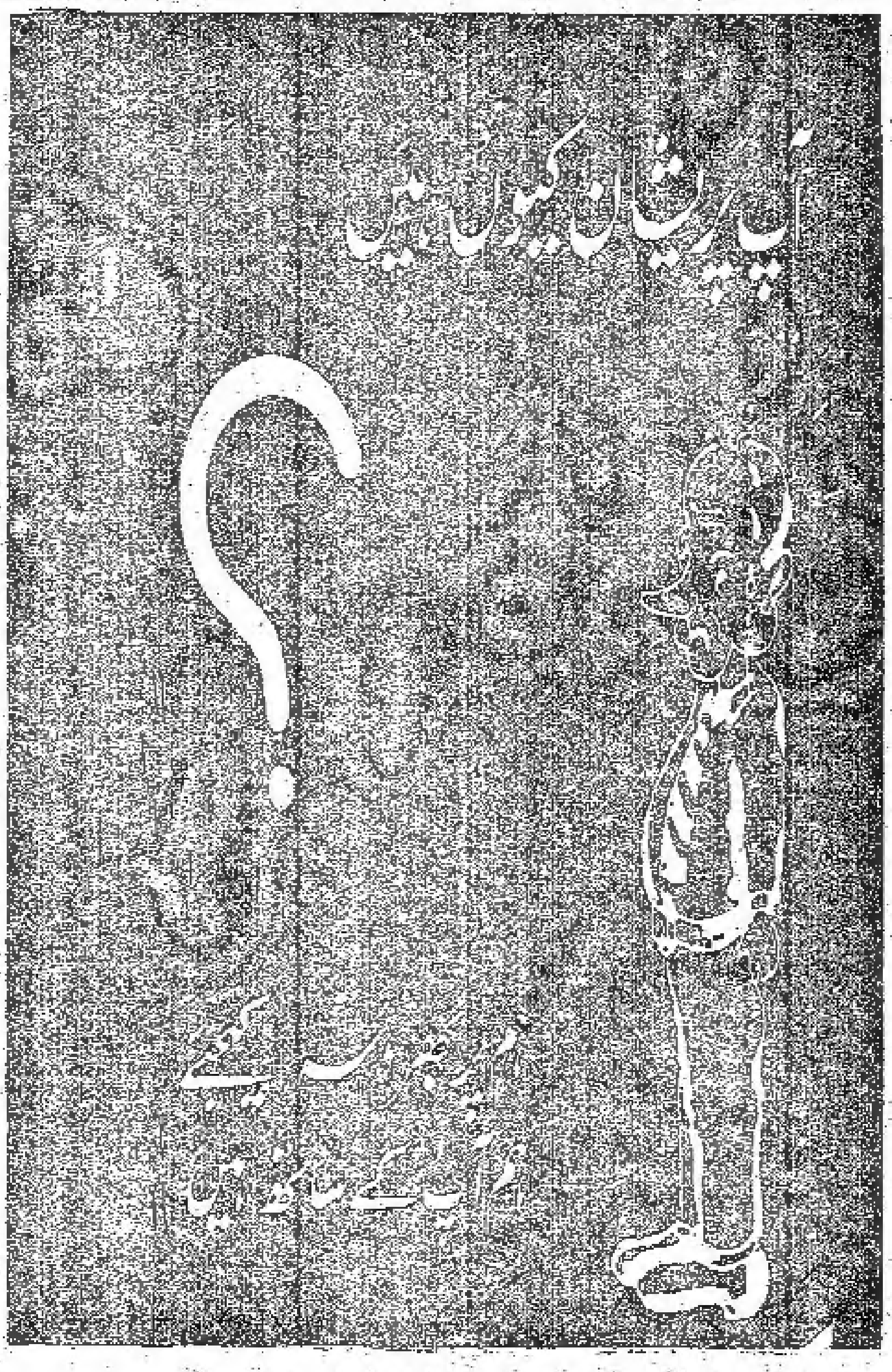
خصوصی اعلانات

ایک چلتی ہوئی ٹریول ایجنسی جو ٹورانٹو کے قلب میں واقع ہے جس کا سالانہ بزنس ایک ملین ڈالر ہے کو حصہ دار کی ضرورت ہے۔ معقول پیشکش پر فروخت بھی کی جا سکتی ہے یا صرف ۵ ہزار ڈالر دے کر ۵۰ فیصد شیئر خریدا جا سکتا ہے۔ ٹریول ایجنسی کے بزنس میں دلچسپی رکھنے والوں کیلئے سنہری موقع فوراً رجوع کریں۔ منیجر معرفت پیغامبر



ذوالفقار علی بھٹو کی روح کو ایصال ثواب پہنچانے کیلئے یونائیٹڈ فرنٹ آف پاکستانی کینیڈین نے جامع مسجد واقع رشید ایونیو ۶ مئی بروز اتوار بعد نماز ظہر جہلم کا انتظام کیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اسی قرآن خوانی میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

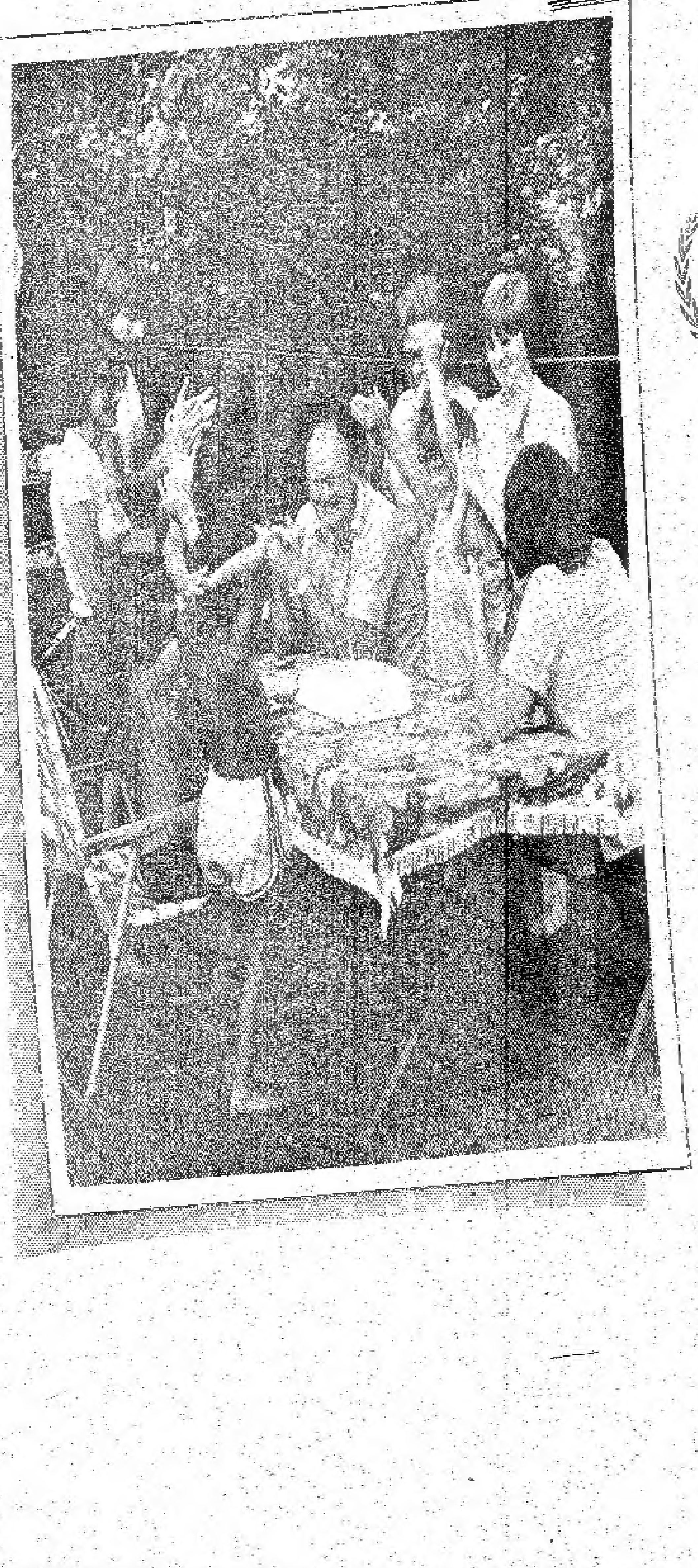
یہ جگہ آپ کیلئے خالی ہے
مختصر اشتہار کا معاوضہ صرف چھ ڈالر ہے جس کا پیشگی آنا ضروری ہے



کیا نوکری کی پریشانی ہے؟ گھریلو پریشانی، شادی بیاہ کی پریشانی شوہر و بیوی کے جھگڑوں کی پریشانی، مالی پریشانی، تعصباتی پریشانی خواہ الجھنیں کیسی ہی ہوں ہمارے پاس اس کا حل ہے۔ آپ کی پریشانی دور کرنے میں ہم آپ کے مددگار ثابت ہونگے۔ واضح ہو کہ ہم فی سبیل اللہ آپ کی مدد کرینگے۔ ہم کسی بھی مشورہ کا معاوضہ نہیں لیتے۔
آپ اردو یا پنجابی میں اپنی پریشانیوں کا ذکر لکھیں، آپ ہمیں اپنے قریب پائیں گے۔ ہمارا پتہ

P.O. BOX 2114 STN. B SCARBOROUGH, ONT. M1N 2E5

Your family is a very special part of your life.



خاندان ہمارا واحد اور بہت ہی اہم سماجی ادارہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری انٹاریو گورنمنٹ ہمارے صوبے کی فیملی لائف میں گہری دلچسپی اور ان کی مسلسل حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ ۱۹۷۹ء کے دوران جو کہ بچوں کا عالمی سال ہے آپ کی انٹاریو گورنمنٹ آپ کو یاد دلاتی ہے کہ ہمارے صوبے کا مستقبل ہمارے بچوں پر ہے۔ اور ہمارے بچوں کے مستقبل کا انحصار ہمارے مضبوط خاندان پر ہے۔

Ontario

Margaret Birch,
Provincial Secretary
for Social Development
William Davis, Premier

May is Family Unity Month

Make it a Special Month in a Special Year

FORTNIGHTLY

MESSENGER

7 DELANO PLACE No. 10
SCARBOROUGH, M1N 1M3
ONTARIO, CANADA
PHONE: (416) 267-8006

EDITOR & PUBLISHER SOHAIL AKHTAR

VOL. 2 | NO. 4 | APRIL 21, 1979

پیپلز پارٹی کو عام انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت ہوگی، پروفیسر خورشید

پیپلز پارٹی ... کی حمایت نہیں کریگا: غلام مصطفیٰ کھر

بھٹو کی قیامت گاہوں سے اہم خفیہ دستاویزات برآمد کرلی گئیں

سابق وزیر اعظم نے تمام دستاویزات اپنی سرکاری اقامت گاہ سے اپنے نجی مکانات میں منتقل کرنے کے بعد انہیں مختلف جگہوں پر چھپا دیا تھا

ملکی سلامتی، دفاع اور امور خارجہ سے متعلق اہم دستاویزات بیرون ملک سمگل کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی

سب سے اہم دستاویزات کلفٹن کی قیام گاہ سے برآمد ہوئیں

صدر ضیاء الرحمٰن لیفٹیننٹ جنرل بن گئے

امن عامہ کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا

تحریک پاکستان کے کارکن تنظیم قومی سرمایہ ہیں

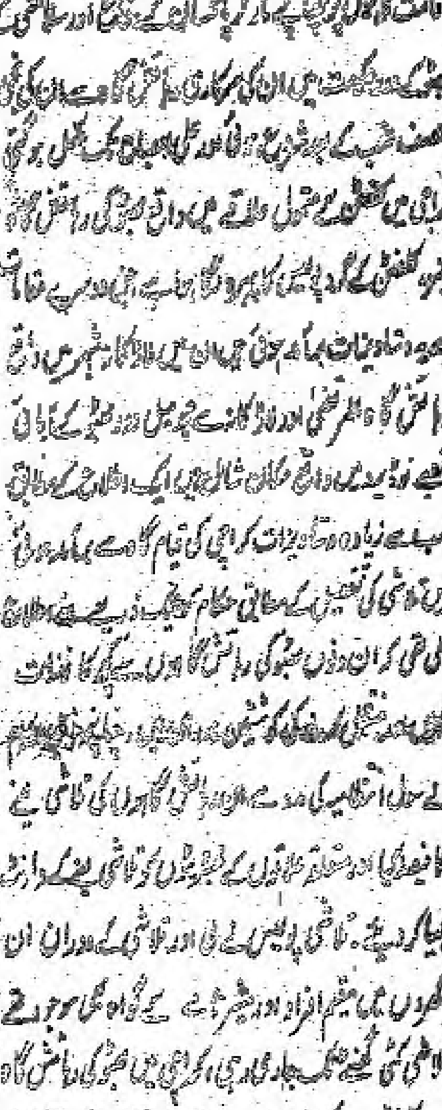
یوگنڈا میں عیدی امین کی آٹھ سالہ فوجی حکومت کا خاتمہ ہوگیا

باغی فوج نے تنزانیہ کی مدد سے دارالحکومت پر قبضہ کرلیا

صدر امین بیرون ملک فرار ہو چکے ہیں



میرا شوہر ...



باقی صفحہ ۳ پر کالم ۳

ایٹمی پلانٹ کا سودا منسوخ نہیں کیا

افغانستان ...

اعجاز ... برازیل کے سفیر ہوں گے

اصغر خان ... لندن جائیں گے